# Justification and Judgment

**By John W. Robbins**

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں ۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں ۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں ۔ بلکہ اک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں ۔ اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں ۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں ۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں ۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں ۔

نمبر 3 ۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹیکسی 37692 ۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199 ۔ فیکس ۔ 4237432005

# جواب اور فیصلہ

از جان ڈبلیو روبن

”نہ کہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے اس دن تیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام کی نبوت نہیں کی؟ اور تیرے نام سے بد روحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزات نہیں کئے؟ تب میں اُن سے صاف کہوں گا کہ میری تم سے کبھی واقفیت نہیں تھی ۔ اے بدکردارو میرے سامنے سے چلے جاؤ متی 23.21:7

بائبل مقدس کا یہ والا حصہ بہت زیادہ لوگوں نے درست نہیں سمجھا ۔ پنٹ فرقے سے تعلق رکھنے والے جان میک آرتھر تبدیل شدہ یا اصلاح شدہ نعمان شیپرڈ اور اہل روم سے پوپ جان پال دوم نے اس کلام کو غلط سمجھا ہے ۔ اُن سب کا دھیان آیت نمبر اکیس پر ہے ۔ ایسا لگتا ہے کہ یہاں پُرزور کام پر ہے اور ایمان لا کر نجات نہیں ملے گی ۔ کیونکہ خداوند یسوع فرماتا ہے کہ جو بھی اُس کے باپ کا حکم مانے گا وہی آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوگا ۔

اپنی کتاب انجیل یسوع کے مطابق میں جان میک آرتھر اسی پیہرے میں حوالہ دیتا ہے اور اور زور دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اصل ایمان تو کام کرتا ہی ہے ۔ کیونکہ یہ خدا کی مرضی کو بجالاتا ہے اور یہی عقیدے کی اصل سچائی ہے ۔ مزید یہ کہتا ہے کہ اصل ایمان بچانے والا ایمان کام کرنے کے بالکل برابر ہے ۔ کیونکہ یسوع نے اپنا پیغام کام کے ذریعے دیا ہے ۔

نعمان شیپرڈ اپنی کتاب فضل کا بلاوا کہتا ہے کہ حکم عدولی کی سزا بادشاہی سے نکال دیا جاتا ہے یعنی ایک ایماندار بھائی کے ایمان نے اُسے نہیں بچاتا اگر وہ نیک کام نہیں کرے گا ۔ ایمان کے ساتھ ایمانداری کیلئے عہد کو بھی باندھ لیں ۔

سب سے زیادہ با اثر بیان رومن کیتھولک کی کیٹی کیزم کے پیراگراف نمبر (1821) میں مقدس متی 38.7 کے بارے میں یوں کہا گیا ہے ۔ کہ ہمیں تمام حالات میں اسی اُمید پر جینا ہے کہ یوم آخرت میں ہمیں آسمان کی بادشاہی ملے گی جو خدا ہمیں ہمارے اچھے کاموں اور یسوع کے فضل کی وجہ سے بطور تحفہ ہمیں دے گا ۔

اس بات پر غور کریں کہ کیتھولک کیٹی کیزم فضل کا بار ہا استعمال کرتی ہے اور بہت سارے غیر کیتھولک مسیحی اس نظریے کے تحت محنت کرتے ہیں کہ کیتھولک چرچ میں نجات صرف کام سے ہے خدا اور یسوع کے فضل کے علاوہ ہے۔ لیکن اس پیرا میں تو یہ کہا گیا ہے کہ جو اچھے کام کرتے ہیں وہ یسوع کے فضل سے ہیں۔ یہ مشترکہ غیر نمائیدگی اور غلط سمجھ جو رومی عقیدے نے پھیلائی ہے یہی غلط سمجھ بائبل کے عقیدے میں پھیل گئی ہے۔ جب کہ بائبل تو یہ کہتی ہے کہ ہم جو بھی کریں ہمارے جیسے بھی کام ہوں وہ ہماری نجات کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ بائبل مقدس اور رومی عقیدے میں فرق یہ نہیں کہ روم کی تعلیمات کے مطابق ہماری نجات ایمان سے اور ہمارے کام جو فضل کے بغیر ہوتے ہیں ہوتی ہے اور بائبل یہ سکھاتی ہے کہ نجات ایمان اور پُر فضل کاموں کے ذریعے سے ہوتی ہے یعنی بائبل اور روم کی تعلیمات میں بائبل کو برتری حاصل ہے۔ بائبل کے مطابق ہماری نجات ہمارے کام جو خواہ فضل سے ہوں یا نہ ہوں سے نہیں ہے۔ جب کہ روم یہ کہتا ہے کہ ہمارے بھلائی کے کاموں کا ہمارے نجات میں کچھ نہ کچھ کردار ضرور ہے بائبل کہتی ہے کہ صرف ایمان روم اُس کا انکار کرتا ہے۔

آیئے ان آیات پر دوبارہ غور کرتے ہیں آیت نمبر 21 نہ ہر کوئی جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے خداوند کی بادشاہی میں داخل ہوگا بلکہ صرف وہی جو میرے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہے۔ اس آیت پر سرسری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی میں داخل ہوا اور خارج ہوا صرف خدا پر اور کلام پر عمل کرنے سے منحصر ہے۔

اس ایت نمبر 21 میں یسوع بھی وہی بات کر رہا ہے جو یعقوب اپنے خط میں 2 باب 14 میں لکھتا ہے۔ اے بھائیو اس میں کیا فائدہ ہے کہ اگر کوئی ایمان رکھے لیکن اُس پر عمل نہ کرے کیا ایمان اُسے بچا سکتا ہے۔ یعقوب کے خط میں اُس شخص کا موازنہ کیا گیا ہے جو اپنے ہونٹوں سے خدا کی تعریف کرتا لیکن اُس کے اعمال اُس کی عملی زندگی میں ظاہر نہیں کرتے لیکن خداوند یسوع آیت نمبر 21 میں کہتا ہے کہ

اسی آیت نمبر 21 پر نظر دوڑائیں تو بائبل کی دو آیات کی تردید ہوتی ہے جیسے اعمال 31.16

”خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ تو تم بچ جاؤ گے“۔ رومیوں 28.3

اس لئے ہم اپنی بات کا اختتام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انسان کا فیصلہ اُس کے ایمان سے ہوگا جو شریعت کے قانون پر عمل کرنے سے علیحدہ ہے۔

اُفسیوں 9.8.2 میں لکھا ہے۔ اور تم خدا کے فضل سے اور ایمان کے ذریعے سے بچائے گے ہو اپنے آپ کی طرف سے نہیں بلکہ یہ خدا کا تحفہ ہے تمہارے کام نہیں ہیں اور کوئی اس بات کی شیخی نہ مارے۔

بائبل مقدس کے نئے عہدنامے میں اس طرح کی تردید اور بھی سوا پیدا کرتی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بائبل خود کی تردید کرتی ہے بہت سارے عالم کہتے ہیں کہ جی ایسا ہی ہے وہ کہتے ہیں کہ بائبل مقدس میں اُلجھن ہے شک وشبہات ہیں اور غیر منطقی باتیں ہیں۔ حالانکہ ایسے عالم یہ نہیں سوچتے کہ وہ خود گمراہ ہو گے ہیں۔ وہ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا کے کلام میں منطق نہیں ہیں لیکن وہ خود اس بات پر ذرا سا یقین نہیں رکھتے کہ انہوں نے ان آیات کو غلط سمجھا ہے وہ سوچتے ہیں کہ پروفیسر اور علم الٰہیات کے ماہرین خدا کے کلام کو نہ سمجھیں یہ تو نہ ممکن ہے۔ کلام خود شش و پنج میں ڈال دیتا ہے لیکن بطور مسیحی ہم نہایت عاجزی سے یقین رکھتے ہیں کہ کلام میں کوئی تردید نہیں کوئی شک وشبہ اور کوئی الہام نہیں۔ ایت نمبر 21 ایک اور مسئلہ کھڑا کرتی ہے کہ کیا یسوع علم قانون پھیلا رہا ہے میں یہاں علم قانون پر پورا پورا زور دوں گا۔ پوپ شیپرڈ اور میک آرتھر یہ سمجھتے ہیں کہ یسوع نہ ایمان کی بجائے کاموں کے ذریعے سے نجات کی تبلیغ کی۔ لیکن آیت نمبر 21 میں جو کوئی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ انسانی کام نہیں ہیں اسے آیت نمبر 22 کے علاوہ سمجھا نہیں جا سکتا۔

آیت نمبر 22 ”اُس دن بہت سے مجھ سے کہے گے خداوند خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی؟ کیا ہم نے تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا؟ کیا ہم نے تیرے نام سے معجزے نہیں کئے؟

اب جس طرح سے پوپ میک آرتھر اور شیپرڈ سمجھ رہے تھے یہ آیت تو ان سے بالکل مختلف ہے کیونکہ نمبر 21 میں کاموں کا ذکر ہے لیکن یہ آیت قیامت کے دن یسوع پر ایمان رکھنے والوں کو بچائے گی اور کام کرنے والوں کو دوزخ میں ڈال دے گی۔ آیئے اس کا دھیان سے جائزہ لیں۔

سب سے پہلے تو یسوع یہ کہتا ہے کہ آیت نمبر 21 تو کہ بہت تھوڑے سے لوگ ہونگے جو خداوند خداوند کہیں گے۔

جو خداوند کی بادشاہی میں سے نکال دیئے جائے گے۔ خداوند یسوع مسیح فرماتا ہے نہ کہ ہر کوئی اور جو ہم گناہ گار ہیں وہ یہ سمجھ بیٹھیں ہیں وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سب ہی

خداوند خداوند کہہ رہے ہونگے لیکن آیات 22 میں لکھا ہے کہ بہت سارے اُس کے سامنے آئیں گے اور کہیں گے خداوند خداوند لیکن وہ بادشاہی سے نکال دیئے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بہت سارے یسوع کو یوم آخر میں کہیں گے۔ اُس دن ہم نے اپنی سوچوں کاموں اور الفاظ کو جو ہمارے بدن نے کئے تھے حساب کرنا ہوگا ۔عبرانیوں 27.9 میں لکھا ہے۔

''یہ تمام آدمیوں کے لئے مقرر ہے کہ وہ ایک دفعہ مریں تو اس کے بعد ان کا فیصلہ ہوگا''۔

یعنی کہ ہمارے لئے دو کام ہونگے مرنا اور فیصلہ نمبر تین ہم میں سے ہر کوئی یسوع سے براہ راست بات کرے گا۔ وہاں پر کوئی وکیل نہ ہوگا۔ نہ فادر نہ پاسٹر نہ بشپ نہ آرچ بشپ نہ پوپ، اعتراف سننے والے نہ روحانی راہنما نہ ایلڈر نہ کلیسیاء نہ والدین نہ دوست ہماری نمائیدگی کریں گے اور نہ بولیں گے۔ ہم ہر کوئی یسوع سے خود بات کرے گا اور ملے گا اور خود کو اپنے اپنے کام کا خود جواب دینا ہوگا۔ یہی انفرادی ذمہ داری اور شریعت کے قانون کی بنیاد ہے۔ انفرادی ذمہ داری مسیحی قانون کا اہم ستون ہے اور اگر کوئی اس سے انکار کرے تو وہ اپنی جہالت اور ایک شخص کی اہمیت کے مطابق بائبل کی تعلیمات کو رد کر رہا ہے۔ ہم سب اکیلے اکیلے خدا کی عدالت میں جائیں گے اور اس کائنات کے خالق کو جواب دیں گے۔ یسوع اپنے رحم میں ہمیں بتاتا ہے کہ بہت سارے **لوگ** اُسے اُس دن اپنا مالک مان لیں گے اور وہ ایک بار نہیں بلکہ بار بار کہیں گے خداوند خداوند بار بار کہنے سے وہ سمجھیں گے کہ یسوع ہمارا دوست ہے وہ یسوع سے بہت سارے سوال پوچھیں گے کہ یسوع اُن کا گواہ ٹھہرے اور وہ اپنے کاموں کو بار بار بتائیں گے۔ اور یسوع سے درخواست کریں گے کہ وہ اُن کا دفاع کرے اور وہ اُنہیں زندگی میں یسوع کے لئے کام کئے کلام بتایا، بدروحوں کو نکالا اور معجزے کئے۔ کچھ ماہرین کہتے ہیں کہ وہ یسوع کو بتاتے ہوئے جھوٹ بولیں گے اور مبالغہ آرائی سے کام لیں گے۔ ان آیات میں کہیں بھی ان کے دفاع کی کوشش نہیں کی گی یہ **لوگ** یسوع سے سوال کریں گے اور وہ چاہیں گے کہ یسوع اُن کے دعوے کو سچ کہہ دے۔ اب بہت سارے **لوگ** زمین پر ایسے کام کر چکے ہونگے تو اس کے مطلب بھی بہت سارے نکلتے ہیں۔

**اول:** ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سارے **لوگ** پروفیسر نہیں ہیں جو کام نہیں کرتے اور مشقت نہیں کرتے۔ یہ **لوگ** چرچ کی گدیوں کو گرم کرنے والے نہیں نہ ہی روحانی پیشوا یہ وہ بھی نہیں جو ایسٹر اور کرسمس پر چرچ جاتے ہیں۔ یہ وہ بھی ہیں جو کوئی بھی کام نہیں کرتے۔ بلکہ یہ ساجی اور مذہبی کاموں میں بڑے تیز ہونگے۔

**دوم:**۔ یہ **لوگ** چرچ کے کاموں میں چست نہیں ہونگے بلکہ خود لیڈر ہونگے۔ بلکہ وہ نبوت کرتے ہیں، تبلیغ کرتے ہیں، وہ بدروحیں نکالتے ہیں، کلام کی تشریح کرتے ہیں، وہ تعلیم دیتے ہیں، وہ بہت سارے معجزے کرتے ہیں یہ سارے کام عوام کے سامنے ہوتے ہیں۔ کسی کونے میں نہیں ہوتے۔

**سوئم:**۔ وہ یہ سارے کام یسوع مسیح کہ نام پر کریں گے غور کریں کہ اپنا دفاع پیش کرنے والے تیرے نام سے اور وہ یسوع کے نام سے تبلیغ کریں گے کو بہت زیادہ استعمال کریں گے۔

وہ یسوع نام سے بدروحیں نکالیں گے۔ یسوع نام ست معجزے کریں گے۔ یسوع کے نام سے ہی کلیسیاء کے راہنما ہونگے۔ اور اب یہ سارے **لوگ** بدھ مت کے ماننے والے نہیں ہیں جو بدھ مت کے نام سے کام کرتے ہیں نہ ہی یہ ہندو ہیں جو دیوتا یا پیشوا کے نام سے یا کسی اور ہندو کے نام سے کام کرتے ہیں اور نہ ہی وہ مسلمان ہیں جو محمد کے نام سے کام کرتے ہیں۔ نہ ہی وہ یہودی ہیں جو ابراہیم کے نام سے کام کرتے ہیں۔ نہ ہی وہ غیر مسیحی ہیں جو یسوع کے نام کو جانتے بلکہ یہ بہت سارے مسیحی ہیں جو یسوع کے نام سے کام کرتے ہیں۔ اور ان سب لوگوں نے یسوع کے نام سے زمین پر بہت سارا کام کیا ہوگا۔ بدروحوں کو نکالا ہوگا کیا بدروحیں یسوع کے نام کو نہیں جانتی؟ جیسا کہ مرقس 24.1 میں لکھا ہے۔

''یسوع ناصری تمھیں ہم سے کیا ہمیں تنہا چھوڑ دو۔ کیا تم ہمیں تباہ کرنے آئے ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ تم کون ہو خدا کا مقدس''

کیا یہ دعویٰ کرنے والے یسوع کو ایسے ہی جانتے ہیں جیسے کہ بدروحیں جانتی تھیں۔ آیت نمبر 22 کا مطلب یہ ہے یسوع کو خداوند کہنے سے نجات نہیں ملے گی بلکہ اُس پر ایمان لانے سے۔ جیسا کہ کلام میں لکھا ہے کہ ہر گھٹنا یسوع کے نام سے جھکے گا اور ہر زبان اقرار کرے گی کہ یسوع ہی خداوند ہے پس یسوع کو خدا ماننا کافی نہیں بلکہ اُسے اپنا نجات دہندہ بھی سمجھنا چاہیے۔ اب آیئے ان کلام کی تشریح کرنے والوں کی جہالت کی بات کرتے ہیں۔

شیپر ڈ اور میک ان آیات کے بارے غور کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یسوع پر ایمان لانا کافی نہیں بلکہ آس کی حاکمیت یا آقا ہونے کو بھی چھپانا ہے اور ایسے کام کرنے ہیں جن سے ہم بچ سکیں جبکہ یہ آیات کہتی ہیں کہ یسوع ایسے کام کرنے والوں کو جہنم میں ڈال دے گا۔ یہ آیات ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتیں ہیں کہ وہ **لوگ** جو یسوع پر ایمان

نہیں لاتے وہ دوزخ میں جائیں گے اور کیا جو یسوع کو جانتے ہیں کیا وہ بچ جائیں گے؟ جب کہ یسوع خود کہتا ہے کہ اُس کے نام پر کام کرنے والے دوزخ میں چلے جائیں گے نمبر 4۔

یہ بہت سارے لوگ زمین پر نظر آنے والے چرچ کے راہنما تھے اور زمین پر انہوں نے چرچ کی خدمت کی نہ کہ خدا کی بادشاہی۔ کیونکہ آخرت میں یہ خدا کی بادشاہی سے نکال دیئے جائیں گے۔ ان کے کاموں پر تو ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں کہ یسوع کا نام لے کر تو پہلے ہی انہوں نے بہت سارے غیر معمولی کام بڑے کام تھے لیکن بقول جان گل

نہ ہم نے نہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے اور نہ ہی لکھاری نے ان لیڈروں جتنے عظیم کام کئے ہیں۔ ہم تو چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں چرچ جاؤ۔ ہمسایوں کی مدد کرو۔ کلیساء اور غریبوں کو پیسے دو اپنے خاندانوں کا خیال کرو وغیرہ وغیرہ۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم نے ان عظیم لوگوں کی طرح بڑے کام نہیں کئے تو کیا ہم بادشاہی سے نکال دیئے جائیں گے؟ پھر ہم خدا کی بادشاہی پر کیا امید رکھیں؟ اس سوال کا یہ جواب ہے کہ اگر تو کاموں کا ذکر کریں تو ہم نجات نہیں پا سکتے لیکن اگر ہم یسوع پر ایمان رکھیں تو پھر نجات کی امید ہے۔

کیونکہ اگر ہم کاموں کو ذریعہ نجات بنائیں تو پھر ہمارے لئے کوئی امید نہیں لیکن یسوع پر ایمان رکھیں اور اُس کی وفاداری میں رہیں جو ہماری نجات کا باعث ہوگی۔ یہ پیغام اُن آیات کا عروج ہے کیونکہ یہ چرچ کے بڑے بڑے راہنما بڑے کام کریں گے اور اپنے کام گنوائیں گے اور یسوع سے اُن کی درخواست اُن کے کاموں کی فہرست ہوگی وہ کام جو انہوں نے یسوع کے نام سے کئے حالانکہ ان کاموں سے خدا کے حضور ان کا گناہ بڑھے گا۔ خداوند یسوع کاموں کے ذریعے کام کو رد کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آخرت والے دن جو بھی اپنی وفاداری، تابعداری کو کاموں کے ذریعے جتائے گا۔ یعنی یسوع یہ سکھتا ہے کہ کام ہماری نجات کے لئے کچھ نہیں کریں گے۔

آیت نمبر 22 پر غور کریں جب لوگ یہ کہیں گے کہ کہ اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے معجزے نہیں کئے وغیرہ وغیرہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ اتنے بڑے کام کرنے کے بعد بھی جہنم میں کیوں ڈالے جائیں گے۔ اس کا جواب یسوع بڑی سادگی سے دیتے ہیں کہ لوگ مسیحی کاموں کا حوالہ ضرور دیں گے۔ وہ دوزخ میں اس لئے جائیں گے کیونکہ وہ یہ نہیں بتائیں گے کہ وہ گناہ گار ہیں؟ اور وہ یسوع کے فضل سے بچائے گئے ہیں۔ یہ لوگ کامل زندگی بے گناہ موت اور یسوع کے جی اُٹھنے کا اقرار نہیں کریں گے۔ یہ لوگ یسوع کی راست بازی پر یقین نہیں رکھیں گے۔ یہ یسوع کا لوگوں کے لئے کفارہ کو بھی بھلا دیں گے۔ یہ لوگ یہ بھی نہیں کہیں گے کہ یسوع نے لوگوں کے لئے جان دی۔ لوگوں کے لئے یسوع نے برزخ دے دروازے کھول دیئیا ور آسمانی باپ سے انصاف دلایا۔ المختصر یہ لوگ یسوع کو خداوند ضرور کہیں گے لیکن اُسے نجات دہندہ نہیں مانیں گے۔ یسوع ہمیں اپنے رحم میں ہمیں بتاتا ہے کہ یوم آخرت میں ایک کام ضرور ہوگا اور یہ کوئی تمثیل یا پہلی نہیں ہے۔ یہ یسوع کی نبوت ہے جسے بہت سارے ماہرین نبوت نہیں مانتے۔ جب یسوع کا صفیہ استعمال کرتا ہے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ یسوع ہمیں مستقبل کے بارے میں خبر دار کر رہا ہے اُن تمام واقعات کے بارے میں جو نمودار ہونے والے ہیں۔ ہمیں یسوع کے کلام پر عمل کرنا ہے ہمارے سارے بھلائی کے کام مثلاً چرچ جانا، دہ یکی دینا، چرچ کے افسر کے طور پر کام کرنا، کلام سُنانا، تشریح لکھنا، بڑے بڑے سیمنار کروانا، چندہ اکٹھا کرنا، غریبوں کو خیرات دینا، بڑے بڑے ہسپتال بنانا، مسیحی سکول بنانا، بڑے بڑے گرجے بنانا، بپتسمے دینا، خداوند کے کھانے میں شرکت کرنا، ان سب کاموں کے کرنے کے باوجود ہم تباہ ہو سکتے ہیں۔ خداوند یسوع ہمیں بتاتا ہے کہ یہ لوگ یہ کہہ رہے ہونگے کہ جنت اُن کا حق ہے وہ جنت کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے یسوع کے نام سے بہت سارے کام کئے۔ وہ اپنے اچھے انسان ہونے پر بہت زیادہ فخر کریں گے اور یسوع کے فضل سے انکار کریں گے۔ چرچ کے ان راہنماؤں نے جتنے بھی بڑے کام کئے ہوں گے یہ لوگ یہ بات بھول گے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح ہی واحد راستہ ہے جو نجات کا راستہ ہے۔ المختصر یہ لوگ یسوع کی انجیل پر ایمان نہیں رکھتے اس لئے اُن کو ہلاکت ملے گی۔ اس اتنی واضح اطلاع میں جو اس آیت میں یسوع ہمیں بتاتا ہے کہ صرف خدا پر ایمان ہی نہیں لانا بلکہ یسوع کی انجیل پر بھی ایمان لانا ہے۔ یعقوب اپنے خط میں فرماتے ہیں کہ بد روحیں بھی خدا پر ایمان رکھتیں ہیں مگر وہ ہلاک ہونگی۔ مقدس مرقس ہمیں بتایا ہے کہ بد روحوں یسوع کو پاک ہونے اور مبارک ہونے کے طور پر جان لیا ہے اور یہ کہ وہ ہی بد روحیں یسوع نے ہلاک کی ہیں مقدس پولوس غلطیوں کے نام خط میں فرماتے ہیں

”کوئی بھی انسان یا فرشتہ جو اس انجیل کے علاوہ کوئی بھی انجیل سنے وہ معلون ہے۔“ یہ انجیل جو نجات کا ذریعہ ہے۔

غلاطیوں کی کلیسیاء میں یہ جھوٹی تعلیم دینے والے اپنا عقیدہ پھیلانے کے لئے مسیحیوں کو استعمال کر رہے تھے وہ یسوع اور خدا کو نہیں بلکہ کاموں کی تبلیغ کر رہے تھے۔وہ یسوع کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی بائبل مقدس کی حاکمیت کو تسلیم کرتے تھے۔ وہ ایمان کا عقیدہ پھیلا رہے تھے۔ جو بائبل مقدس سے بالکل مختلف تھے۔ بس مثال کے طور پر "رسولوں کا عقیدہ" جو ہمیں وصول ہوا ہے غور کریں۔ میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ پر جو آسمان اور زمین کا خالق ہے اور یسوع مسیح پر جو اس کا اکلوتا بیٹا اور ہمارا خداوند ہے وہ روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا کنواری مریم سے پیدا ہوا اس نے پنطوس پلاطوس کے عہد میں دکھ اٹھایا ،مصلوب کیا گیا ،مر گیا ،دفن کیا گیا، برزخ میں اترا تیسرے روز مردوں میں سے جی اٹھا۔آسمان پر چڑھ گیا۔خدا قادر مطلق باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے، وہاں سے زندوں اور مردوں کی عدالت کے لئے آنے والا ہے، میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر، پاک کیتھولک کلیسیا، مقدسوں کی شراکت، گناہوں کی معافی ،جسم کے جی اٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر (آمین)

رسولوں کے عقیدے میں کیا کمی ہے؟ اس کو دوبارہ پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں خدا کے قانون (شریعت) کا ذکر نہیں ہے۔آدم کے گناہ کا کوئی ذکر نہیں ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ یسوع لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے صلیبی موت مرا نہ اس (یسوع) کے نمائیدوں کا ذکر ہے، نہ اس کے نمائیدوں کی تابعداری اور ان کی موت، نہ یسوع کی کامل راست بازی جو گناہ گاروں کو بچاتی ہے۔نہ کوئی ذکر کہ نجات صرف ایمان کے ذریعے ہوگی۔"یسوع برزخ میں اترا" ایک ایسا واقعہ جو سرے سے ہوا ہی نہیں۔اور گناہوں کی معافی بھی بالکل غیر واضح طور پر بیان کی گی ہے۔جس کا مطلب ہے کہ صرف کیتھولک چرچ ہی گناہ کو معاف کرسکتا ہے۔نا ئیسا ایمان کا عقیدہ (325 س) میں گناہوں گناہوں کی معافی کا اور گناہ کا ذکر نہیں نجات کا لفظ نہیں۔اور اس کو عقیدے کے لئے پیش کریں 381 خ س میں جو عقیدی پیش کیا گیا کچھ وضاحت موجود ہے۔لیکن یہ غلط تعلیم بھی دیتا ہے کہ پانی کا بپتسمہ گناہوں کو دھوڈالتا ہے۔جس پر ہمیں ایمان رکھنا ہے وہ یہ کہ جو مقدس پولوس رومیوں 3:28.20 میں لکھتے ہیں۔

"مگر اب خدا کی ایسی صداقت ظاہر ہوئی ہے جو شریعت پر منحصر نہیں اور جس کی تصدیق شریعت اور انبیا سے ہوتی ہے یعنی خدا کی ایسی صداقت جو خدا پر ایمان رکھنے سے ہوتی ہے یعنی خدا کی ایسی صداقت جو مسیح پر ایمان لانے سے ان سب کو حاصل ہوتی ہے جو ایمان لاتے ہیں کیونکہ فرق نہیں۔اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔پس وہ اس کے فضل سے اس مخلصی کے سبب سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت صادق ٹھہرائے جاتے ہیں۔اسی کو خدا نے اس کے خون کے باعث ایمان رکھنے والوں کے لئے ایک رحم گاہ ٹھہرایا تا کہ وہ ان گناہوں سے چشم پوشی کر کے جو پیشتر ہوچکے تھے اپنی صداقت ظاہر کرے۔یعنی خدا کے تحمل کے وقت بلکہ اسی وقت بھی اپنی صداقت اس لئے ظاہر کرے کہ خود بھی صادق ٹھہرے اور اسے بھی صادق ٹھہرائے جو مسیح یسوع پر ایمان لائے۔تو اب تیرا فخر کہاں ہے اس کی تو گنجائش ہی نہیں کونسی شریعت کے سبب سے؟ کیا ایمان کی شریعت سے؟ نہیں۔بلکہ ایمان کی شریعت سے۔چنانچہ ہمارا دعویٰ ہے کہ شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے انسان صادق ٹھہرتا ہے" (رومیوں 3:28-20)

آیت نمبر 23 "اور تب میں ان سے کہوں گا کہ میں تمہیں کبھی جانتا ہی نہیں۔مجھ سے دور ہو جاؤ،تم ،جو گیر قانون پر عمل کرتے ہو"۔

اب دھیان دیں خداوند یسوع لفظ "اور تب" استعمال کرتے ہیں یعنی وہ لوگوں کی درخواستیں اور دعوے سننے کے بعد اپنا فیصلہ سنائیں گے۔یسوع کے علاوہ کوئی جج بھی یہ اختیار نہیں رکھتا کہ وہ اپنے ملزم کو بغیر سنے اور اس کو صفائی کا موقع دیئے بغیر فیصلہ سنا دے،لیکن خداوند یسوع خدا کے قانون کے بارے میں کسی بھی الجھن کا شکار نہیں ہیں خدا کی شریعت کو مسیحیت کے ذریعے کامل کر کے یسوع اپنے پیرکاروں کو اس قابل بناتا ہے کہ یوم آخرت میں وہ اس کی سامنے اپنی بات کرسکیں۔یسوع بطور جج ان کی بات سنے بغیر اپنا فیصلہ نہیں سناتا۔

خداوند یسوع کا علان "میں کبھی تمہیں نہیں جانتا"

اس کلام کے بارے میں ایک اور عام غلط فہمی کو بھی دور کردیتی ہے بہت سے مفسرین یہ سمجھتے ہیں کہ خداوند جب یہ علان کریں گے کہ میں کبھی تمہیں جانتا ہی نہیں اس سے مراد وہ تمام لیڈران ہیں جو اپنے دعوؤں کو خدا کے سامنے پیش کریں گے۔اپنے اچھے کام جتائیں گے۔لیکن بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ان تمام لیڈران نے اپنی زندگی میں یسوع پر ایمان رکھا۔اس کے حکم ماننے اور بعد میں یسوع کے منکر ہو گئے۔اس کے فضل سے محروم ہو گئے۔اور نجات کا راستہ کھو دیا۔

لیکن حقیقت میں ایسا نہیں کیونا کہ یسوع ان لوگوں سے کسی قسم کا گلہ نہیں کرتا۔وہ یہ نہیں کہتا کہ آپ نے تھوڑی دیر میرے یہ کام کئے اور بعد میں مکر گئے۔اس لئے اب

دوزخ میں جاؤ۔ وہ یہ بھی نہیں کہے گا کہ میں کچھ دنوں تک تمہیں جانتا تھا مگر اب نہیں۔ اس لئے جاؤ دوزخ میں۔

لیکن اصل تعلیم یہ ہے کہ ان لوگوں نے یسوع کے نام سے معجزات تو بڑے کئے لیکن یسوع کو جانا بالکل بھی نہیں۔ اس پر ایمان بالکل نہیں لائے وہ نئے سرے سے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ وہ باقاعدگی سے چرچ جارہے تھے۔ اور چرچ کے راہنما تھے اور یسوع کے نام میں حیران کرنے والے کام بھی کئے لیکن وہ خود کبھی بھی مسیحی نہیں تھے ۔اس لئے یسوع نے کہا کہ وہ ان کو نہیں جانتا۔

یہ اعلان رومن کیتھولک اور آرمینیسن عقیدے یعنی اتوار کو نجات اور سوموار کو ہلاکت ملتی ہے اور نئے علم قانون کے حامی جیسے نعمان شیپرڈ اور اسٹیفن سچل بھی اس عقیدے کے حامی نظر آتے ہیں۔ لیکن اصل عقیدہ یہ کہ مسیحیوں کو ابدی نجات۔ خدا کی بادشاہی میں اُن کا شامل ہونا بالکل ایسے جیسے اُن کا چناؤ۔ اُن کا بلایا جانا، دوبارہ پیدا ہونا، اُن کا لے پالک ہونا۔ ایمان سے نجات، گناہوں سے بحالی، اور پاکیزگی ان کے کاموں پر نہیں بلکہ یسوع کی کامل راست بازی پر منحصر ہے۔

**صفحہ نمبر 7:۔**

ایمان داروں کو نجات ملے گی جب ہم اپنے موقع پر ایمان کو ترجیح دیں گے تو پھر نجات لازمی ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آسمان کا اکلوتا اور واحد دروازہ یسوع مسیح ہے۔ وہ ہی آسمان میں داخل کرتا ہے اور نکالتا ہے۔ یہ صرف اور صرف یسوع مسیح ہی کی زندگی ہے اس کے کام ہیں اور اس کی موت ہے جو گناہ گاروں کو آسمان کی بادشاہی کی طرف لے جاتی ہے اور زندگی صرف یسوع مسیح ہی ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ ''مجھ سے دور ہو جاؤ'' تو وہ اُن تمام آدمیوں کو ہمیشہ کے لئے دور اور جہنم میں بھیج رہا ہے اور یہ ہی موت ہے کہ خداوند یسوع سے دور ہو جانا ہے۔

یسوع ان لوگوں کو بطور قانون شکن کے مخاطب کرے گا۔ اگر ہم نے اُن لوگوں کو زمین پر دیکھا ہوتا تو ہم شاید اس نتیجہ پر پہنچتے کیونکہ زمینی زندگی میں اُن لوگوں نے معجزات کئے، نبوت کی، قانون الفطرت کام کئے۔ ہمارے لئے یہ لوگ مقدسین ہوتے ہیں۔ ایوینجیلیکل فرقہ والے تو سب سے زیادہ بزنس کرنے والے لکھاری اور مشہور عوام کے سامنے لاتے لیکن خداوند یسوع تو اُن کو ''قانون شکن لوگ'' کہتے ہیں آخر کیوں؟؟

اس کا جواب ہمیں یہ دیا گیا ہے کہ سارے بھلائی کے کام جو غیر معمولی اور حیران کن تھے۔ وہ یسوع کے نام میں کئے گئے پھر قانون شکن کام تھے کیونکہ اُن کے کرنے کا مقصد یسوع نہیں بلکہ نجات تھی۔ نجات حاصل کرنے کے لئے قانون کا غلط استعمال کیا گیا، قانون، مقدس پولوس کی زبان میں، قانون (شریعت) ہمیں گناہ کا علم حاصل کرنے کے لئے دیا گیا۔ یہ علم ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ ہم گناہ گار اس کی مدد سے آسمان میں داخل ہوں گے۔ شریعت کا مطلب اور مقصد گناہ کی یقینی موجودگی کو بیان کرتا ہے نہ کہ نجات کو۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے اگر ہم اسے جائز طریقے سے استعمال کریں مقدس پولوس نے تیمُتاؤس سے کہا کیونکہ شریعت پر عمل کر کے نجات حاصل کرنے کی کوشش جائز اور قانونی نہیں۔ یہ قانون کا ناجائز استعمال ہے یہ قانون شکنی اور قانون کے بغیر کی صورت حال ہے۔

لیکن اگر ہم ان میں سے کچھ لوگوں کو زمین پر دیکھتے ہے تو ہم پھر ان سب کو مندرجہ بالا قانون کی سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹے معلم ہیں وہ نہیں جو یہ کرتے ہیں بلکہ وہ جو کہتے وہ تعلیم دیتے کہ ایمان اور کاموں کے ذریعے بھی نجات ہے۔ ایمان اور تابعداری بھی نجات دیتی ہے۔ ایمان اور وفاداری اور تابعداری کا عہد بھی نجات دلاتا ہے کہ یسوع کی حاکمیت کا فیصلہ آخر کیا ہے۔

ان آیات پر غور کرنے سے ہم ان تمام غلط اور جھوٹی تعلیم دینے والوں کے اصل چہرے کو پہچان لے گے کیونکہ آیت نمبر 21 سے پہلے خداوند یسوع مسیح ہمیں مسلسل آگاہ کرر ہے ہیں

دیکھو جھوٹے نبیوں سے خبر دار رہو۔ جو بھیڑ کے روپ میں تمہارے پاس آتے ہیں۔ لیکن اندر سے وہ خوفناک بھیڑیئے ہیں۔ تم ان کو ان کے پھلوں سے ہی پہچان لوں گے۔ کیا آدمی جھاڑیوں سے انگور توڑتے ہیں؟ اور انجیر بیری سے توڑتے ہیں؟ تب بھی اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ ایک اچھا درخت بُرا پھل نہیں لاسکتا اور نہ ہی بُرا درخت اچھا پھل لاسکتا ہے۔ ہر اچھا درخت جو بُرا پھل لاتا ہے کاٹ ڈالا جاتا ہے اور آگ میں ڈل دیا جاتا ہے پس تم اُن کو اُن کے پھلوں سے پہچان لوگے ۔(مقدس متی 15.20:7) آیت 19 میں لکھا ہے جو درخت کاٹے جاتے ہیں پھل نہیں لاتے اور آگ میں ڈالے جاتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں۔ جنہیں یسوع کہتا ہے کہ ''میرے سامنے سے دور ہو جاؤ'' آیت 23 یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے قابل رشک کام کئے اور اُن کو اُن کے پھلوں سے پہچاننا سے مراد ان کے کام نہیں بلکہ ان کی تعلیمات ہے اور ہم اُن کے پھلوں سے بہت زیادہ مانوس ہو گئے ہیں اور یسوع کی اُن جھوٹے پیغمبروں کے متعلق آگاہی اور خبرداری کو بھول گئے ہیں جو وہ پڑھتے یا

تعلیم دیتے ہیں یہی اُن کا تحفہ یا پھل ہے اور اُن کی تعلیم سے ہی ہم اُن کو پہچان لیں گے، یوحنا ہمیں ایک عقیدہ بتاتا ہے۔

اور بہت سا دھوکا دینے والا دنیا میں چلے گئے ہیں جو یسوع مسیح کا جسم میں آنے پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ یہ دھوکا دینے والے یسوع کے مخالفین ہیں۔ جو بھی خداوند یسوع کے عقیدے کی پیروی نہیں کرتا۔ یا اس کی حکم عدولی کرتا ہے۔ اس کے پاس خدا نہیں ہے اور جو بھی یسوع کے حکموں پو چلتا ہے اُس میں زندگی ہے۔ خدا اور یسوع اُس کے ساتھ ہیں۔ اور جو بھی جو تمہارے پاس یہ تعلیم لے کر نہ آئے اُسے اپنے گھر میں خوش آمدیدمت کہو۔ کیونکہ جو کوئی اُسے ملتا ہے وہ اُن کے گناہ کے کاموں میں شرکت کرتا ہے 2 یوحنا 11،9،7:1 یہ نظریے کے ''کاموں کا پھل'' ان مبلغین کی تعلیمات ہیں اور ان کا رویا ان کے کام نہیں بڑے واضح طریقے سے بائبل مقدس میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً متی 32،37:12 میں یہ لکھا ہے۔ ''یا تو درخت کو اچھا بنا دو یا اس کا پھل اچھا بنا دو۔ یا پھر درخت کو بُرا بنا دو یا اس کا پھل بُرا بنا دو۔ اے افعی کی اولاد تم کیسے جو بُرے ہو کر اچھی باتیں کر سکتے ہو۔

**صفحہ نمبر 8۔**

کیونکہ جس سے دل لبریز ہے وہی زبان پر آتا ہے۔ ایک آدمی اپنے دل سے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور برا آدمی اپنے بُرے خزانے سے بری چیزیں نکالتا ہے۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ کہ انسان جو کچھ بھی کہے گا یوم آخرت کو اس کا حساب دے گا۔ کیونکہ اپنے کانوں سے تم اپنا حساب پاؤ گے۔ اور اپنے اپنے کلام سے ہی تم رد کئے جاؤ گے۔

لفظ پھل۔ الفاظ، عقیدے، بولنے اور تعلیم دینے کے لئے استعارہ استعمال ہوا ہے۔ برا پھل بری تعلیم ہے اور اچھا پھل اچھی تعلیمات ہیں۔ اور ہمیں آدمیوں کو ان کے پھلوں سے پہچاننا ہے۔ یہ بالکل وہی بات ہے جو تثنیہ شرع 13 اور 18 باب میں بیان کی گئی ہے جو جھوٹے نبیوں کے بارے ہے یہ جائز عقیدے والے تھے۔ بنی اسرائیل کو نبیوں پر ایمان نہیں لانا تھا خواہ اگر انہوں نے مستقبل کے بارے میں بھی پیشن گوئی کی ہو۔

یسوع مسیح بھی جھوٹے نبیوں کو ڈھونڈنے کی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ ایسے لوگوں کا رویہ کچھ مسیحیوں سے بھی بہت اچھا ہے۔

اور پھلوں سے مراد تعلیم کی بجائے کام تو پھر ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ جھوٹی تعلیم دینے والے مسیحی ہی ہیں۔ یہی وہ غلط عقیدہ اور سمجھ ہے جو اکثر لوگوں کو پریشان کرتی ہے جیسے کہ مورمون ایک خدائی آدمی یا وہ اچھا مسیحی آدمی ہے اور جب اس کے کاموں اور زندگی پر غور کرتے ہیں۔

**ایک آخری سوال:۔**

تاہم ایک آخری سوال ہے جس کا جواب ہمیں چاہیئے۔ آیت نمبر 21 میں یسوع کہتا ہے ''جو کوئی'' اس سے اگر کام یا تعلیمات مراد نہیں تو پھر اس سے مراد کیا ہے؟ اس کا جواب یوحنا 6: 40 میں ہے جہاں خداوند یسوع فرماتے ہیں۔ ''پھر ہم کیا کریں کہ خدا کے کام کر سکیں۔؟ یسوع کے جواب دیا اور کہا ''خدا کا کام یہ ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ جسے اُس نے بھیجا ہے''۔

21 آیت میں خداوند کہتا ہے کہ جو کوئی بھی باپ کی مرضی پوری کرتا ہے یہ باپ کی مرضی انجیل پر ایمان لانے کے برابر ہے۔ اور اس سے کوسوں دور کہ ہمارے کام ہمیں نجات دے دیں گے۔ کیونکہ جتنے بڑے مرضی یہ کام ہوں اُن کا ہماری نجات میں کوئی دخل نہیں اور نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ صرف انجیل پر ایمان لانا ہے۔ صرف ایمان ہی ہے جو ہمیں یسوع سے جوڑتا ہے اور ایمان ہی ہے جو ذریعہ نجات ہے اور صرف ایمان ہی کے ذریعے ہی ہم بچائے جا سکتے ہیں اور پاک ٹھہرائے جاتے ہیں، ایمان کے ذریعے ہی ہم یسوع کی راست بازی حاصل کرتے ہیں اور ایمان ہی سے ہم آسمان میں داخل ہوں گے۔

تمہاری درخواست، تمہارا دفاع اور بچاؤ یوم آخرت کو کیا ہوگا؟ تمہارے اچھے کام؟ تمہاری تابعداری، اور تمہاری وفاداری کا عہد؟ یا پھر تمہارا دفاع خود یسوع مسیح ہوگا۔ اور اس کی راست بازی ہوگی۔ اور جو کوئی بھی اپنے کاموں پر بھروسہ کرے گا کہ خواہ اسے کے کام خداوند کے فضل سے ہوں یا نہ ہوں خواہ کچھ کام ان کے کچھ خداوند کے فضل سے ہوں یا نہ ہوں خواہ کچھ کام ان کے کچھ مسیح کے ہوں یا نہ ہوں پر آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہونے دیں گے جو کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اُس کے بھلائی کے مسیحی کام اس کو آسمان میں داخل ہونے دیں گے۔ بالکل غلط ہے معجزے نبوتیں اور بدروحوں کو نکالنا کچھ مدد نہیں کرے گا، یہوواہ اسخر یوطی نے بھی یہ تینوں کام کئے۔

ایک ہزار سال پہلے ایلسلام نے مرتے ہوئے آدمی کے لئے ایک بند لکھا۔ کہ کہ یوم آخرت کو وہ کیا کہے گا۔ اس کے بند میں سے مندرجہ ذیل ہے۔

آؤ جب کہ تم میں زندگی ابھی باقی ہے اس (یسوع) کی موت پر اپنا بھروسہ رکھو۔ اور کسی اور چیز پر بھروسہ نہ رکھو۔ صرف اسی ایمن ہی سے اپنے آپ کو ڈھانپ لو اور اگر

خدا تمہارا حساب لینے لگے تو کہنا

" آپ کی انصاف پسندی اور فیصلوں کو لیری زندگی کے درمیان یسوع مسیح کی موت ہے اور میں کسی بھی دوسرے طریقے سے آپ کو اپنا حوالہ پیش نہیں کر سکتا۔ اور اگر خدا کہے کہ تم گناہ گار ہو تو کہنا۔ اے خدا میں تیرے اور اپنے درمیان یسوع کی موت کو رکھتا ہوں۔ اگر خدا کہے کہ تم جہنم میں جاؤ گیا تو کہنا کہ اے خدا میں اپنے برے اعمال اور تیرے درمیان اپنی نجات کے لئے یسوع کی موت کو پیش کرتا ہوں.

اگر خدا کہے کہ وہ تم پر غضب ناک ہے تو کہنا کہ اے خدا میں تیرے قہر اور اپنے آپ کے درمیان یسوع کی موت کی مخالفت کرتا ہوں اور جب سب ختم ہو جائے تو کہنا کہ اے خدا میں اپنے اور تیرے بیچ میں یسوع کی موت کو رکھتا ہوں۔

**قصہ مختصر:۔**

زندگی اور موت میں ہماری آخری اور پہلی اُمید خداوند یسوع مسیح کی موت ہے نہ کم نہ زیادہ اور نہ کچھ اور ہمیں بچا سکتی ہے اور کوئی کام بھی نہیں۔ جسے کہ متی 21.23:7 میں لکھا ہے۔